بسم اللہ الرحمن الرحیم

متحدہ مجلسِ عمل

توقعات، کارکردگی اور انجام

ابو عمار
زاہد الراشدی

الشریعہ اکادمی
گوجرانوالہ، پاکستان
www.alsharia.org

جملہ حقوق محفوظ

کتاب	:	متحدہ مجلس عمل: توقعات، کارکردگی اور انجام
مصنف	:	ابوعمار زاہد الراشدی
مرتب	:	محمد عمار خان ناصر
ناشر	:	الشریعہ اکادمی، ہاشمی کالونی، کنگنی والا، گوجرانوالہ
اشاعت	:	فروری ۲۰۰۸ء

فہرست

پیش لفظ ۵

متوقع ترجیحات اور حکمت عملی

ملک بھر کے دینی حلقوں سے اپیل ۹

متحدہ مجلس عمل کی شاندار کامیابی ۱۳

متحدہ مجلس عمل سے ہماری توقعات ۱۷

مجلس عمل سے وابستہ توقعات ۲۱

مولانا مفتی محمود اور اکرم درانی ۲۵

پاکستان میں نفاذ اسلام کی ترجیحات اور سرحد حکومت کی حکمت عملی ۳۱

پاکستان میں نفاذ اسلام کی ترجیحات ۳۷

سرحد حکومت کی کارکردگی

سرحد حکومت کے اصل کام ۴۷

سرحد حکومت اور شریعت بل ۵۱

شریعت بل، حکومتی کیمپ اور محترمہ بینظیر بھٹو ۵۷

سرحد میں شرعی قوانین کے نفاذ میں درپیش مشکلات ۶۳

قومی خودمختاری کی بحالی ۔ ہمارا اصل مسئلہ! ۶۹

طالبائزیشن اور امریکنائزیشن! ۷۳

اسلام کی تعبیر وتشریح اور قائداعظمؒ ۷۹

حسبہ بل پر عدالت عظمیٰ کا نیا فیصلہ ۸۳
رؤیت ہلال پر سرحد اسمبلی کی متفقہ قرارداد ۸۷
رؤیت ہلال کا مسئلہ ۹۱

قومی ایشوز میں ایم ایم اے کا کردار

عراق پر امریکی حملہ اور ایم ایم اے کے مظاہرے ۹۹
ایل ایف او اور متحدہ مجلس عمل کی شرائط ۱۰۳
تحفظ نسواں بل سے متعلق علما کمیٹی کی سفارشات ۱۰۹
'مجلس تحفظ حدود اللہ' کا قیام اور متحدہ مجلس عمل کی ریلی ۱۱۵
تحفظ نسواں بل اور مجلس عمل کا کردار ۱۱۹
دینی جدوجہد کی حکمت عملی اور مجلس عمل ۱۲۵
جامعہ حفصہ کا سانحہ: دینی سیاسی جماعتوں کی ذمہ داری ۱۳۱
عام انتخابات اور متحدہ مجلس عمل کا مستقبل ۱۳۷
معروضی سیاست، عام انتخابات اور مجلس عمل ۱۴۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

نحمده تبارك و تعالىٰ و نصلى و نسلم علىٰ رسوله الكريم و علىٰ آله واصحابه و اتباعه اجمعين۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان کا قیام اسلام کے نام پر اور اسلامی نظام کے نفاذ کے وعدے پر عمل میں آیا تھا اور جنوبی ایشیا کے مسلمانوں نے، جن میں یو پی، مشرقی پنجاب، آسام، بہار اور مغربی بنگال کے مسلمان بطور خاص قابل ذکر ہیں، ایک نظریاتی اسلامی ریاست کی تشکیل کے جذبہ کے ساتھ اس کے لیے بے پناہ قربانیاں دی تھیں، مگر قیام پاکستان کے بعد سے اس مملکت خداداد میں اسلامی نظام کے نفاذ اور قرآن وسنت کے احکام کی عمل داری کا مسئلہ ابھی تک مسلسل سوالیہ نشان بنا ہوا ہے۔

ملک کی متعدد دینی وسیاسی جماعتیں اس سلسلے میں انفرادی اور اجتماعی طور پر سرگرم عمل چلی آ رہی ہیں جن میں جمعیۃ علمائے اسلام پاکستان سرفہرست ہے جس نے شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی کی قیادت میں تحریک پاکستان میں حصہ لیا اور پھر حضرت مولانا احمد علی لاہوری، حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی، حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی اور حضرت مولانا مفتی محمود کی قیادت میں پاکستان کو ایک اسلامی دستور فراہم کرنے اور ملک میں نفاذ اسلام کے لیے مسلسل جدوجہد کی جواب بھی جاری ہے۔

۲۰۰۲ء کے عام انتخابات کے بعد صوبہ سرحد میں دینی سیاسی جماعتوں کے مشترکہ محاذ ''متحدہ مجلس عمل'' کی حکومت قائم ہوئی تو نہ صرف ملک بھر کے دینی حلقوں بلکہ پوری دنیا کے خیرخواہ احباب نے اس سے بہت زیادہ توقعات وابستہ کر لی تھیں جن کا پورا ہونا زمینی حقائق اور ملکی حالات کے معروضی تناظر میں ممکن ہی نہیں تھا۔ چنانچہ اس حوالے سے ایم ایم اے اور اس کی صوبائی حکومت کی کارکردگی قومی وصحافتی حلقوں میں مسلسل زیر بحث رہی اور راقم الحروف بھی وقتاً فوقتاً روزنامہ 'اسلام' اور روزنامہ 'پاکستان' میں اپنے مستقل کالموں اور ماہنامہ 'الشریعہ' اور ماہنامہ 'نصرۃ العلوم' کے ادارتی صفحات میں ان مسائل پر اظہار خیال کرتا رہا۔

عزیزم حافظ محمد عمار خان ناصر سلمہ نے ان تحریروں کا زیر نظر مجموعہ ترتیب دیا ہے جسے الشریعہ اکادمی گوجرانوالہ کی طرف سے شائع کیا جا رہا ہے، فجزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ اس سے جہاں اس امر کا اندازہ کرنا آسان ہوگا کہ ایم ایم اے کی سرحد حکومت لوگوں کی توقعات کے مطابق نفاذ اسلام کی طرف موثر پیش رفت کیوں نہیں کر سکی، وہاں مستقبل کے لیے بہتر منصوبہ بندی کی راہیں بھی تلاش کی جا سکیں گی۔ میں دعا گو ہوں کہ اللہ رب العزت اسے نفاذ اسلام کی جدوجہد میں ایک خدمت کے طور پر قبول فرمائیں اور ہمارے لیے ذخیرۂ آخرت بنا دیں۔ آمین یا رب العالمین۔

ابوعمار زاہد الراشدی

۱۸ر دسمبر ۲۰۰۷ء